

حُجَّۃُ الاسلام

بیاضِ پاک

کلام:

حُجَّۃُ الاسلام حضرت مولانا محمد حامد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن





اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر علم و حکمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رحمت نازل فرما! اے عظمت اور بزرگی والے!

(مُسْتَطْرَف ج ۱ ص ۴۰ دار الفکر بیروت)



(اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

قِیامت کے روز حسرت

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: سب سے زیادہ حسرت قِیامت کے دن اُس کو ہوگی جسے دُنیا میں علم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصل نہ کیا اور اس شخص کو ہوگی جس نے علم حاصل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نَفْع اُٹھایا لیکن اس نے نہ اُٹھایا (یعنی اس علم پر عمل نہ کیا)۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۵۱ ص ۱۳۸ دار الفکر بیروت)

کتاب کے خریدار متوجّہ ہوں

کتاب کی طباعت میں نُمایاں خرابی ہو یا صَفْحات کم ہوں یا بائنڈنگ میں آگے پیچھے ہوگئے ہوں تو مکتبۃُ المدینہ سے رُجوع فرمائیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن،
اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

پیشِ لفظ

شہزادۂ اعلیٰ حضرت ،استاذِ محدثِ اعظم پاکستان ، حُجَّۃُ الْاِسْلام حضرت مولانا شاہ محمد حامد رضا خان قادِری رضوی نوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی ذاتِ بابرکات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے شمار عُلوم وفُنون اور اَن گنت صِفات حَمیدہ سے مالا مال کیا ہے۔ دیگر خصوصیات کے ساتھ ساتھ آپ کے معمولات میں نعت گوئی کا بھی بڑا حصہ رہا ہے۔

فنِ شاعری کی بات کی جائے تو نعتیہ شعر کہنا بھی کمال و مہارت رکھنے والوں ہی کا کام ہے کہ نعت گوئی ہر ایک کے بس کی بات نہیں اور یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ ہر کسی کا کلام اٹھا کر پڑھ لینا درست نہیں جب تک یہ یقین نہ ہو کہ یہ کلام شرعی غلطی سے پاک ہے لہٰذا ہو سکے تو علماء وبزرگوں کا ہی کلام پڑھا جائے کہ اسی میں عافیت ہے،اس ضمن میں شیخِ طریقت، امیرِاہلسنت ، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ایک موقع پر نعت خواں اسلامی بھائیوں کو مدنی پھول عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:''اردو کلام سننے کیلئے مشورۃً ''نعتِ رسول'' کے سات حروف کی نسبت سے سات اسمائے گرامی حاضر ہیں ﴿۱﴾ امامِ اہلِ سنّت مولٰینا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن (حدائق بخشش) ﴿۲﴾ استاذِ زَمن حضرت مولٰینا حسن رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان (ذوقِ نعت) ﴿۳﴾ خلیفہء اعلیٰ حضرت، مَدَّاحُ الحبیب حضرت مولٰینا جمیل الرحمٰن رضوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (قبالۂ بخشش) ﴿٤﴾ شہزادہء اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت حضور مفتی اعظم ہند مولٰینا مصطفٰے رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان (سامانِ بخشش) ﴿۵﴾ شہزادہء اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام حضرت مولٰینا حامد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان (بیاض پاک) ﴿٦﴾ خلیفہء اعلیٰ حضرت صدرُ الافاضِل حضرت علامہ مولٰینا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی (ریاض النعیم) ﴿۷﴾ مُفَسّرِ شہیر حکیم الامَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان (دیوانِ سالک)۔'' اسی وجہ سے مجلس مدنی چینل کے نگران، رکن مرکزی مجلس شوریٰ، مبلغ دعوت اسلامی ابوزیاد محمد عماد عطاری المدنی مدظلہ العالیٰ نے دعوت اسلامی کی علمی و تحقیقی مجلس المدینۃ العلمیہ کو حکم ارشاد فرمایا کہ مذکورہ تمام کلاموں پر جدید اندازِ اشاعت کے مطابق کام کیا جائے چنانچہ مجلس المدینۃ العلمیہ نے ان کے حکم پر لبیک کہتے ہوئے ''حدائق بخشش'' پر کام کرنے کے بعد ''بیاضِ پاک'' پر مندرجہ ذیل کام کرنے کی سعادت حاصل کی: ۞ جدید کمپوزنگ کروائی ۞ کمپوزنگ کا تقابل ''مرکزی مجلس امام اعظم مرکز الاولیاء لاہور'' کے شائع کردہ نسخے سے کیا گیا، اس دوران یہ نسخے بھی سامنے رکھے گئے (۱) رنگ رضا، مطبوعہ

باب المدینہ کراچی (۲) تذکرۂ جمیل، مطبوعہ مکتبہ برکات المدینہ باب المدینہ کراچی (۳) فتاویٰ حامدیہ، زاویہ پبلشرز مرکز الاولیاء لاہور۔

بیاضِ پاک کے حوالے سے اگر کسی اسلامی بھائی کو کہیں اور کوئی شعر ملے جو ہم ذکر نہیں کر سکے تو برائے مہربانی ہمیں ضرور مطلع کیجئے گا ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اگلے ایڈیشن میں شائع کر دیا جائے گا۔ ۞ الفاظ پر اعراب کا اہتمام کیا گیا ہے جو کہ کافی وقت اور محنت طلب کام تھا ۞ ہر کلام کی ابتداء نئے صفحے سے کی گئی ہے اور کلام کے پہلے مصرعے کو ہیڈنگ کے طور پر لکھا گیا ہے۔ ۞ علم میں اضافے کے لیے جگہ جگہ تعریفات اور مدنی پھول اپنی خوشبوئیں لُٹا رہے ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اِسْتِدْعا ہے کہ اس کتاب کو پیش کرنے میں علمائے کرام دَامَت فُیُوْضُہُمْ نے جو محنت و کوشش کی اسے قبول فرما کر انہیں بہترین جزا دے اور ان کے علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی مجلس "المدینۃ العلمیۃ" اور دیگر مجالس کو دن گیارھویں رات بارھویں ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

مجلس المدینۃ العلمیۃ

۱۹ محرم الحرام ۱۴۳۴ھ، مطابق 4 دسمبر 2012ء

تذکرۂ حُجَّۃُ الاسلام
مولانا حامد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

ولادت

☆......وارثِ علم ومعرفت، نائبِ اعلیٰ حضرت، حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی ولادت باسعادت ربیع الاول ۱۲۹۲ھ بمطابق ۱۸۷۵ء محلّہ سوداگراں بریلی شریف (یو۔پی) ہند میں ہوئی۔

تعلیم وتربیت

☆......آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعلیم وتربیت اپنے والد ماجد آفتابِ علم وفضل، مجدّدِ دِین وملت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے زیرِ سایہ ہوئی، اور آپ نے اَورادواَعمال، اذکار واَشغال اور جمیع سَلاسِل کی اجازت بھی عطا فرمائی، بیعت وخلافت نور العارفین حضرت سید ابوالحسین احمد نوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے حاصل ہے، آپ تمام علوم فنون میں کامل دَسْتَرس اور مہارتِ تامہ رکھتے تھے، عرب وعجم کے بڑے بڑے علما وفضلاء نے آپ کی فَصاحت وبَلاغت، علم وفضل کی جلوہ سامانیوں پر داددی، کلماتِ

تحسین فرمائے اور اَسناد سے نوازا، دنیائے اسلام میں آپ کی شخصیت عظیم مقام ومرتبہ کی حامل ہے۔

دینی خدمات

☆......آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد کے جانشین اور وارث وامین تھے، آپ کی شخصیت حَقّانِیّتِ اسلام کی دلیل تھی، آپ نے خدمتِ دین میں اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ صرف کردیا، اپنے درس وتدریس سے ہزاروں تِشنگانِ علوم کو سیراب کیا۔

مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان، شیخ القرآن علامہ عبد الغفور ہزاروی، شیر بیشۂ اہلِ سنت مولانا حشمت علی خان، محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم آپ کے اَجِلّہ خلفاء وتلامذہ میں سے ہیں، آپ کی تقریر وتحریر سے اسلام وسنّیت کی تبلیغ ہوئی، دینِ متین کی تبلیغ اور حفاظتِ ناموسِ مصطفیٰ آپ کی زندگی کے اصل مقاصد تھے، آپ کی زندگی غلبۂ اسلام، بلندیٔ پرچمِ اسلام، علم کی نشر واشاعت اور خدمتِ دین کے لئے وقف تھی، تاحیات تعلیمی، تبلیغی، سیاسی اور سماجی خدمات کے کارہائے نمایاں انجام دیئے، گوناں گوں مشاغل کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

تعَالٰی علَیْہ کی قابلِ صد مبارک باد تصانیف محتاجِ تعارف نہیں، الدولۃ المکیہ کا ترجمہ آپ کا علمی اَدَبی شاہکار ہے، فتاوٰی حامِدِیَہ آپ کی فقہی شان وعظمت کا بَیِّن ثبوت ہے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ بہترین شاعر بھی تھے، حمد ونعت اور کئی مَنْقَبَتیں کہیں جن کے پڑھنے، سننے سے ایمان تازہ ہوتا ہے اور دل کو سُرور ملتا ہے۔ان کا مجموعہ "بیاضِ پاک حُجَّۃُ الاسلام" کے نام سے معروف ہے۔

وفات ومدفن

☆……آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعَالٰی عَلَیْہ نے ۱۷ جُمادی الأولٰی ۱۳۶۲ھ بمطابق ۲۳ مئی ۱۹۴۳ء کو وصال فرمایا، آپ کا مزار بریلی شریف (ہند) میں زیارت گاہِ خواص وعام ہے۔

(فتاوی حامدیہ، ص ۴۸، ۷۹، زاویہ پبلشرز لاہور۔ تذکرۂ جمیل، مکتبہ برکات المدینہ)

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیاضِ پاک حُجّۃُ الاسلام

۱۰ـــــ ۱ ـــــھـــــ ۱۴

حمدِ باری

کَون میں کَون ہے تُو ہی تُو ، تُو ہی تُو ہے یَا مَنْ ھُوْ
تُو ہی تُو ہے تُو ہر سُو یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا ھُوْ

لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا ھُوْ

ذَرّے میں نُور ہے گُل میں بُو ، کُوئل کُوکے ”کُوکُوکُو“
”پی کہاں“ پَپِیہا کہے ہر سُو اللّٰہ اللّٰہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا ھُوْ

کَثْرت میں ہے کیسی وَحْدَت ، وحدت میں پھر کیسی کثرت
چَشْمِ مَشت میں تیری رَنگَت ، پھولوں میں تیری خوشبُو

لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا ھُوْ

طُور بنا ہے ذَرّہ ذَرّہ ، نُور بنا ہے قطرہ قطرہ
تیرا ثنا گر بُت کا بندہ ، سَجدہ بُتوں کا تیری سُو

لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا ھُوْ

رُوح میں تُو ہے دل میں تُو، میری آب وگِل میں تُو
اَصل میں تُو ہے ظِلّ میں تُو حَقْ حَقْ حَقْ، ھُوْھُوھُو

لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا ھُوْ

لَا مَعْبُوْدَ اِلَّا اللہ لَا مَشْھُوْدَ اِلَّا اللہ
لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا ہٗ لَا مَقْصُوْدَ اِلَّا ہٗ

لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا ھُوْ

رُوح ودِل، سِرّ اور خَفِی، اَخْفٰی میں بھی ہے تُو ہی
قَلْبِ صَنَوْبَر، نِیل ومَرِی، جاری ساری سب میں تُو

لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا ھُوْ

حَسْبِیْ رَبِّی جَلَّ اللہ مَافِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ اللہ
نُورِ محمّد صَلَّی اللہ، اللہٗ اللہٗ

لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا ھُوْ

اَوّل تُو ہے آخر تُو، باطِن تُو ہے ظاہر تُو
قادِر قادِر تُو اللہٗ اللہٗ

لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا ھُوْ

تُو میرا آقا میں تیرا بندہ ، بندہ بھی کیسا گھنونا بندہ

لَوْثِ مَعاصی سے آگَنْدَہ ، کر اپنے کرم سے عَفْوْ عَفْو

لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا ھُوْ

تَحْرِیر ہے آبِ زَر سے وَرَق ، ہے دل میں لکھا حامِد کے سَبَق

اَنْتَ الْھَادِیْ ، اَنْتَ الْحَق ، لَیْسَ الْھَادِیْ اِلَّا ھُوْ

لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوْ ، یَا مَنْ لَّیْسَ اِلَّا ھُوْ



دل میں نورِ ایمان پانے کا ایک سبب

حدیثِ پاک میں ہے: ”جس شخص نے غُصّہ ضَبط کرلیا باوُجُود اِس کے کہ وہ غُصّہ نافِذ کرنے پر قُدرت رکھتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس کے دل کو سُکون و ایمان سے بھر دے گا۔“

(الجامع الصغیر للسیوطی ص ۵٤۱ حدیث ۸۹۹۷)

نَغمۂ توحِید

دِل میرا گُدگُداتی رہی آرزُو آنکھ پھر پھر کے کرتی رہی جُستجُو
عَرش تا فَرش ڈھونڈ آیا میں تجھ کو تُو نکلا اَقْرَبْ زِ حَبْلِ وَرِیْدِ گلُو

اللہ اللہ اللہ اللہ

طائرانِ چمَن کی چہک وَحْدَہٗ نغمہ بُلبُل کا ہے لَا شَرِیْکَ لَہٗ
قُمرِیُّوں کا ترانہ ہے لَا غَیْرَہٗ زَمزَمہ طوطی کا ھُوَہٗ ھُوَہٗ

اللہ اللہ اللہ اللہ

بُلبُلوں کو چمَن میں رہی جُستجُو پَپِیہا کہتا پھرا ''پی کہاں'' سُوْ بسُوْ
پر نہ چٹکا کہیں غُنچۂ آرزُو ہاں ملا تو ملا میرے دل ہی میں تُو

اللہ اللہ اللہ اللہ

شاہِدانِ چمَن نے لبِ آب جُو آبِ گُل سے نہا کر کے تازہ وُضو
حَلْقۂ ذِکرِ گُل کے کیا رُوْ برُو اور لگانے لگے دَمْ بَدَم ضَرْبِ ھُوْ

اللہ اللہ اللہ اللہ

رَہ کے پردوں میں تُو جَلْوہ آرا ہُوا بس کے آنکھوں میں آنکھوں سے پردہ کیا
آنکھ کا پردہ ، پردہ ہُوا آنکھ کا بند آنکھیں ہوئیں تو نظر آیا تُو

اللہ اللہ اللہ اللہ

کَعْبہَ کَعْبہ ہے کَعْبہَ دل میرا کَعْبہ پتھر کا دل جلْوَہ گاہِ خُدا
ایک دل پر ہزاروں ہی کعبے فِدا کَعْبہَ جان و دل کعبے کی آبْرُو

اللہ اللہ اللہ اللہ

طُورِ سَیْنا پہ تُو جَلْوہ آراء ہُوا صاف مُوسیٰ سے فرمادیا لَنْ تَرَا
اور اِنِّیۡ اَنَا اللہ شَجَر بول اُٹھا تیرے جلوُوں کی نَیرَنگیاں سُوبَسُو

اللہ اللہ اللہ اللہ

مجھ کو دَر دَر پِھراتی رہی جُسْتجُو ٹوٹے پائے طَلَب تھک رہی آرزُو
ڈھونڈتا میں پِھرا کُو بَکُو چار سُو تھا رگِ جاں سے نزدیک تر دل میں تُو

اللہ اللہ اللہ اللہ

کون تھا جس نے سُبْحَانِی فرمادیا اور مَا اَعْظَمَ شَانِی کس نے کہا
بایَزید اور بِسطام میں کون تھا کب اَنَا الْحَق تھی مَنصور کی گُفتگُو

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

یا اِلٰہی دکھا ہم کو وہ دن بھی تُو آبِ زَم زَم سے کر کے حَرَم میں وُضُو
باادب شَوق سے بیٹھ کے قبلہ رُو مل کے ہم سب کہیں یَک زباں ہُوْ ہُوْ

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ

میں نے مانا کہ حامِد گُنہگار ہے مَعْصِیَت کیش ہے اور خطا کار ہے
میرے مولیٰ مگر تُو تو غَفّار ہے کہتی رَحمت ہے مُجْرِم سے لَا تَقْنَطُوْا

اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ



چُغلی کی تعریف

کسی کی بات ضَرر (یعنی نقصان) پہنچانے کے ارادے سے دوسروں کو پہنچانا **چُغلی** ہے۔ (عمدۃ القاری ج۲ ص۵۹٤ تحت الحدیث ۲۱٦)

محمد مُصطفٰے نورِ خُدا نامِ خُدا تم ہو

محمد مُصطَفٰے نورِ خُدا نامِ خُدا تم ہو
شَہِ خَیْرُ الْوَرٰی شانِ خُدا صَلِّ عَلٰی تم ہو
شَکِیْبِ دل قرارِ جاں محمد مُصْطَفٰی تم ہو
طَبِیْبِ دردِ دل تم ہو مرے دل کی دوا تم ہو
غَریبوں درد مَندوں کی دوا تم ہو دُعا تم ہو
فقیروں بینَواؤں کی صَدا تم ہو نِدا تم ہو
حبیبِ کِبرِیا تم ہو اِمَامُ الْاَنْبِیَآء تم ہو
محمد مُصْطَفٰے تم ہو محمد مُجْتَبٰے تم ہو
ہمارے مَلْجا و ماوا ہمارا آسرا تم ہو
ٹھکانہ بے ٹھکانوں کا شَہِ ہر دوسَرا تم ہو
غریبوں کی مدد بے بس کا بس رُوحی فِدا تم ہو
سہارا بے سہاروں کا ہمارا آسرا تم ہو

نہ کوئی ماہ وَش تم سا نہ کوئی مہ جَبیں تم سا
حَسِینوں میں ہو تم ایسے کہ محبُوبِ خُدا تم ہو

میں صدقے انبیاء کے یوں تو محبوب ہیں لیکن
جو سب پیاروں سے پیارا ہے وہ محبوبِ خُدا تم ہو

حَسِینوں میں تُمہیں تم ہو نَبِیُّوں میں تمہیں تم ہو
کہ محبوبِ خُدا تم ہو نَبِیُّ الْاَنْبِیَاء تم ہو

تمہارے حُسنِ رنگیں کی جھلک ہے سب حَسِینوں میں
بَہاروں کی بَہاروں میں بہارِ جانفزا تم ہو

زمیں میں ہے چمک کس کی فلک پر ہے جَھلک کس کی
مَہ خورشید سیّاروں ستاروں کی ضِیا تم ہو

وہ لَاثانی ہو تم آقا نہیں ثانی کوئی جس کا
اگر ہے دوسرا کوئی تو اپنا دوسرا تم ہو

هُوَ الْاَوَّل هُوَ الْاٰخِر هُوَ الظَّاہِر هُوَ الْبَاطِن
بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْم لَوْحِ مَحْفُوْظِ خُدا تم ہو

نہ ہوسکتے ہیں دو اوّل نہ ہوسکتے ہیں دو آخر
تم اوّل اور آخر، اِبتِداء تم اِنتِہا تم ہو

خُدا کہتے نہیں بنتی جُدا کہتے نہیں بنتی
خدا پر اِس کو چھوڑا ہے وُہی جانے کہ کیا تم ہو

اَنَا مِنْ حَامِد وَ حَامِد رضا مِنِّی کے جَلْوَوں سے
بِحَمْدِ اللّٰہ رضا حامد ہیں اور حامدِ رضا تم ہو

☆☆☆



مَدَنی پھول

سردارِ مکّۂ مکرّمہ، سرکارِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔ یعنی مسلمان وہ ہے کہ اُس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ (صَحیح بُخاری، ج۱، ص۱۵، حدیث ۱۰)

گُنہگاروں کا روزِ مَحشر شَفیع خَیرُ الْاَنام ہوگا

گُنہگاروں کا روزِ مَحشر شَفیع خَیرُ الْاَنام ہو گا
دُلہن شَفاعَت بنے گی دُولَہا نَبی عَلَیۡہِ السَّلَام ہو گا

کبھی تو چمکے گا نَجمِ قِسمت ہِلال ماہِ تمام ہوگا
کبھی تو ذَرّے پہ مِہر ہوگی وہ مِہر اِدھر خُوش خَرام ہوگا

پڑا ہوں میں اُن کی رہ گُزر میں پڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
دل و جگر فَرشِ رہ بنیں گے یہ دِیدہ مَشّق خَرام ہوگا

وُہی ہے شافِع وُہی مُشَفَّع اسی شَفاعَت سے کام ہوگا
ہماری بگڑی بنے گی اُس دن وُہی مَدارُ الْمَہَام ہو گا

اُنہیں کا مُنہ سب تکیں گے اُس دن جو وہ کریں گے وہ کام ہوگا
دُہائی سب اُن کی دیتے ہوں گے اُنہیں کا ہر لَب پہ نام ہوگا

اَنَا لَھَا کہہ کے عاصِیوں کو وہ لیں گے آغوشِ مَرحَمت میں
عَزیز اِکلَوتا جیسے ماں کو انھیں ہر ایک یُوں غُلام ہوگا

اِدھر وہ گِرتوں کو تھام لیں گے اُدھر پیاسوں کو جام دیں گے
صِراط و میزان و حَوضِ کَوثَر یہیں وہ عالی مَقام ہوگا

کہیں وہ جلتے بُجھاتے ہوں گے کہیں وہ روتے ہنساتے ہوں گے
وہ پائے نازُک پہ دوڑنا اور بَعید ہر ایک مَقام ہوگا

ہوئی جو مُجرِم کو بازیابی تو خوفِ عِصیاں سے دَھج یہ ہوگی
خَمیدَہ سر آبدِیدَہ آنکھیں لَرَزتا ہِندی غلام ہو گا

حُضُورِ مُرشِد کھڑا رہوں گا کھڑے ہی رہنے سے کام ہوگا
نِگاہِ لُطف و کَرم اُٹھے گی تو جُھک کے میرا سلام ہوگا

خدا کی مرضی ہے اُن کی مَرضی، ہے اُن کی مرضی خدا کی مرضی
انہیں کی مرضی پہ ہو رہا ہے اُنہیں کی مرضی پہ کام ہوگا

جِدَھر خُدا ہے اُدھر نبی ہے، جدھر نَبی ہے اُدھر خدا ہے
خُدائی بھر سب اُدھر پھرے گی جدھر وہ عالی مقام ہوگا

اِسی تَمَنّا میں دَم پڑا ہے، یہی سہارا ہے زندگی کا
بُلا لو مجھ کو مدینے سَرْوَر نہیں تو جینا حَرام ہوگا

حُضُورِ رَوضہ ہوا جو حاضر تو اپنی سَج دَھج یہ ہوگی حامد
خَمیدَہ سر آنکھ بند لَب پہ مِرے دُرُود و سلام ہوگا



چاند سے ان کے چہرے پہ گیسوئے مشک فام دو

چاند سے اُن کے چہرے پہ گیسوئے مُشک فام دو
دن ہے کِھلا ہُوا مگر وَقتِ سحَر ہے شام دو

رُوئے صَبیح اِک سحَر زُلف دوتا ہے شام دو
پُھول سے گال صُبح دَم مِہر ہیں لالَہ فام دو

عارِضِ نُور بار سے بکھری ہوئی ہٹی جو زُلف
ایک اندھیری رات میں نکلے مَہِ تمام دو

اُن کی جَبینِ نُور پر زُلفِ سِیَہ بکھر گئی
جمع ہیں ایک وقت میں ضِدّیں صُبح و شام دو

خَیْر سے دن خُدا وہ لائے دونوں حَرَم ہمیں دکھائے
زَمْزَم و بِیرِ فاطِمَہ کے پئیں چل کے جام دو

ذاتِ حَسَن حُسَین ہے عَیْن شَبِیہِ مُصْطَفٰے
ذات ہے اِک نبی کی ذات ہیں یہ اُسی کے نام دو

پی کے پلا کے مَیکَشو! ہم کو بچی کھچی ہی دو
قطرہ دو قطرہ ہی سہی کچھ تو برائے نام دو

ہاتھ سے چار یار کے ہم کو ملیں گے چار جام
دَستِ حَسَن حُسَیْن سے اور ملیں گے جام دو

ایک نِگاہِ ناز پر سَیکڑوں جامِ مَے نِثار
گَرْدِشِ چَشْمِ مَست سے ہم نے پیئے ہیں جام دو

وَسْطِ مُسَبِّحَہ پہ سر رکھے انگوٹھے کا اگر
نامِ اِلٰہ ہے لکھا ہ اور الف ہے لام دو

ہاتھ کو کان پر رکھو پا باَدَب سمیٹ لو
دال ہو ایک ح ہو ایک آخرِ حرف لام دو

نامِ خدا ہے ہاتھ میں، نامِ نَبی ہے ذات میں
مُہرِ غُلامی ہے پڑی، لکھے ہوئے ہیں نام دو

نامِ حَبِیب کی ادا جاگتے سوتے ہو ادا
نامِ محمّدی بنے جِسم کو یہ نِظام دو

نامِ خُدا مُرَقَّعَہ ، نامِ خُدا رُخِ حَبیب
بِینی الف ہے ہ دَہَن زُلفِ دوتا ہے لام دو

وَحشی ہے ایک دل مِرا زُلفِ سیاہ فام کا
بَندشِ عِشق سخت تَر صَید ہے ایک دام دو

تَلوؤں سے اُن کے چار چاند لگ گئے مِہر و ماہ کو
ہیں یہ اُنہیں کی تابِشیں ، ہیں یہ اُنہیں کے نام دو

گاہ وہ آفتاب ہیں گاہ وہ ماہتاب ہیں
جَمع ہیں اُن کے گالوں میں مِہر و مَہ تمام دو

بازیِ زِیْست مات ہے مَوت کو بھی مَمات ہے
مَوت کو بھی ہے ایک دن موت پہ اِذنِ عام دو

اب تو مدینے لے بلا گُنبدِ سبز دے دکھا
حامِد و مُصْطَفٰے ترے ہِند میں ہیں غُلام دو



شاہدِ گل ہے مست نازِ حجلۂ نو بہار میں

شاہدِ گُل ہے مَسْت نازِ حَجَلۂ نَو بَہار میں
نازو اَدا کے پھول ہیں پھولے گلے کے ہار میں

آئیں گھٹائیں جُھوم کر عِشق کے کوہسار میں
بارشِ غَم ہے اَشکبار گِرْیۂ بے قَرار میں

عِشق نے چھوڑی پُھلْجَڑی دل کی لگی بھڑک اٹھی
آتِشِ گُل کے پھول سے آگ لگی بہار میں

آنکھوں سے لگ گئی جَھڑی بَحْر میں مَوج آگئی
سَیلِ سِرِشک اُبل پڑا نالۂ قَلْبِ زار میں

شَوق کی چیرہ دَسْتیاں دل کی اُڑائیں دَھجّیاں
وَحْشَتِ عِشق کا سَماں دامنِ تار تار میں

بجلی سی اِک تڑپ گئی خِرمَنِ ہوش اُڑ گیا
بَرْقِ شَرارہ بار تھی جَلْوَۂ نُورِ یار میں

تابِشِ رُخ سے چار چاند لگ گئے مِہر و ماہ کو
حُسنِ اَزَل ہے جَلْوَہ ریز آیئنَہَ عِذار میں

کعبہَ اَبْرُو دیکھ کر سَجْدے جَبیں میں مُضْطَرِب
دل کی تڑپ کو چین کیا تاب کہاں قَرار میں

شاہِدِ گُل ہے مُصْطَفےٰ طَیْبَہ چَمَن ہے جاں فَزا
گُلشَنِ قُدُس ہے کِھلا صَحْنِ حَرِیمِ یار میں

سُوسَن و یاسَمَن ، سَمَن ، سُنْبُل و لالَہ نَسْتَرَن
سارا ہرا بھرا چَمَن پُھولا اسی بَہار میں

باغِ جِناں لَہَک اُٹھا، قَصْرِ جِناں مَہَک اٹھا
سَیکڑوں ہیں چمن کِھلے پھول کی اِک بہار میں

سارے بَہاروں کی دُلْہَن ہے مِرے پھول کا چَمَن
گُلشَنِ ناز کی پَھَبَن طَیْبَہ کے خار خار میں

تم ہو حَبیبِ کِبرِیا پیاری تُمھاری ہر ادا
تم سا کوئی حَسِیں بھی ہے گُلشَنِ روز گار میں

نکلی نہ کوئی آرزُو دل کی ہی دل میں رہ گئی
حَسْرَتیں ہیں ہزار دَفْن قَلْب کے ایک مَزار میں

خارِ مدینہ دیکھ کر وَحْشتِ دل ہے زور پر
دستِ جُنوں اُلَجھ گیا دامنِ دل کے تار میں

ماہ تِری رِکاب میں ، نور ہے آفْتاب میں
بُو ہے تِری گُلاب میں رنگ تِرا اَنار میں

غُنچۂِ دِل مہک اُٹھا مَوجِ نَسیمِ طَیْبَہ سے
رُوحِ شَمِیم تھی بَسی گیسُوئے مُشک بار میں

شَوق کی ناشَکیبِیاں سوز کی دل گُدازیاں
وَصْل کی نامُرادیاں عاشِقِ دِلفِگار میں

گَرْدِشِ چشمِ ناز سے حامِد مَیگُسار مَسْت
رنگِ سُرُوْر و کَیف ہے چشمِ خُمار دار میں

☆☆☆

ذریعۂ التجا

۱۴ــــــــھـــــــــ۱۰

ما و مَن سے بچائے آلِ رسُول
مِن و عَن ہوں رضائے آلِ رسول

حق میں مجھ کو گُمائے آلِ رسول
مجھ کو حق سے ملائے آلِ رسول

میری آنکھوں میں آئے آلِ رسول
میرے دل میں سَمائے آلِ رسول

تُو ہی جانے فِدائے آلِ رسول
قَدرِ سُمُوّ سَمائے آلِ رسول

سات اَفلاک زینے پھر کُرسی
عَرشِ رِفعَت سَرائے آلِ رسول

چاندنا چاند کا مدینے کے
لُمعَہ حق نُمائے آلِ رسول

ہے ارادہ ترا ارادۂ حق
حق کی مرضی رضائے آلِ رسول

بعد جس کے نہ ہو گا فقر کبھی
وہ غنا ہے غنائے آلِ رسول

صِبْغَةُ اللّٰه کی چڑھی اپنی
حق کی رنگت رچائے آلِ رسول

اس کی نیرنگیوں میں ہوں یک رنگ
رنگِ وحدت جمائے آلِ رسول

ہو خودی دور اور خُدا باقی
ہو خُدا ہی خُدائے آلِ رسول

مَوت سے پہلے مجھ کو مَوت آئے
میری ہستی مٹائے آلِ رسول

یُوں مٹوں میں کہ مجھ میں مٹ جائے
مجھ کو مجھ سے گُمائے آلِ رسول

جیتے جی جی میں مَیں گُزر جاؤں
پھول میری اٹھائے آلِ رسول

بیڑی کٹ جائے ہر تَشَخُّص کی
قَید سے یوں چُھڑائے آلِ رسول

یہ خودی بھی فِدائے دَعْویٰ ہے
کر دے بے خود خُدائے آلِ رسول

صُورتِ شَیْخ کا تَصَوُّر ہو
ہوں میں مَحْوِ لِقائے آلِ رسول

سَر تا پایَمْ فِدا سَر و پایَت
وَہ چہ نُور و ضِیائے آلِ رسول

دل و جانَمْ فِدا سَرَت گَرْدَم
لُمْعَۂ حق نُمائے آلِ رسول

بھر دے قطرے کے سینے میں قُلْزُم
نَم میں یَم کو سَمائے آلِ رسول

حَقّہٗ حق ہو ظاہر و باطِن
حق کے جلوے دکھائے آلِ رسول

دل میں حق حق زباں پہ حق حق ہو
دِید حق کی کَرائے آلِ رسول

حق کا دیوانہ ہادیٔ حق سے
حق کی دھومیں مچائے آلِ رسول

فانی ہو جاؤں شیخ میں اپنے
ہُو بہُو ہو ادائے آلِ رسول

فَانِیْ فِی اللہ بَاقِیْ بِاللہ ہوں
تُو ہی تو ہے خُدائے آلِ رسول

یہ تَقَرُّبْ ملے نَوافِل سے
ہوں حَبیبِ فِدائے آلِ رسول

ہاتھ پاؤں ہو آنکھ کان ہو وہ
عَقْل بھی ہو فِدائے آلِ رسول

میرے اَعْضا بنے ہِرا مَولے
مجھ پہ پیار آئے ، آئے آلِ رسول

اس سے دیکھوں سُنوں چلوں پکڑوں
مَولیٰ دے بندہ پائے آلِ رسول

میری ہستی حجاب ہے میرا
تُو ہی پردہ اُٹھائے آلِ رسول

قُرب حاصل ہو پھر فرائض کا
صُوفی کامل بنائے آلِ رسول

مُلکِ لَاھُوْتْ سے اِلَی النَّاسُوْتْ
ہونے رَجْعَت نہ پائے آلِ رسول

سَیر فِی اللّٰہ اور مِنَ اللّٰہ ہو
درجے سب طے کَرائے آلِ رسول

پھر اِلَی اللّٰہ فَنائے مُطْلَق سے
پورا سالِک بنائے آلِ رسُول

قَیْدِ نَاسُوْتْ سے رہائی ہو
پھیرے میرے بڑھائے آلِ رسول

شاخِ لَاھُوْتْ پر بسیرا ہو
ہو یہ طائر ہُمائے آلِ رسول



یاالٰہی برائے آلِ رسول

یاالٰہی برائے آلِ رسول
دل میں بھر دے وَلائے آلِ رسول

سوکھے دَھانوں پہ بھی برس جائے
اَبْرِ جُود و سَخائے آلِ رسول

سر سے قربان تجھ پہ آنکھوں سے
آنکھیں سر سے فِدائے آلِ رسول

سَحقِ نَعْلَیْن رگڑ آآنکھوں کا
طُوْطِیا خاکْپائے آلِ رسول

میری بگڑی بنی ہے تیرے ہاتھ
تُو ہی بگڑی بنائے آلِ رسول

تجھ سے جس کو ملا ملے پیارے
تجھ سے جو پائے پائے آلِ رسول

تیزیٔ مِہْرِ حَشْر کا کیا خوف
میں ہوں زیرِ لِوائے آلِ رسول

بادشاہ ہیں گدا تِرے در کے
ہوں گدائے گدائے آلِ رسول

تاج والوں کا تاجِ عزت ہے
کُہنہ نَعْلَیْن پائے آلِ رسول

ٹھنڈی ٹھنڈی نسیمِ مارَہرہ
دل کی کَلْیاں کِھلائے آلِ رسول

بھینی بھینی سی مَسْت خوشبُو سے
دل کی کَلْیاں بَسائے آلِ رسول

طِیْبِ طَیْبَہ میں ہیں بسی کَلْیاں
مہکی گُلگُوں قَبائے آلِ رسول

بھولے بھٹکوں کا خضر ہی تو ہے　　راستہ پر لگائے آلِ رسول
سبز گنبد پہ اُڑ کے جا بیٹھوں　　شَوق کے پَر لگائے آلِ رسول
خاک میری اُڑے جو بعدِ فَنا　　مدنی ہو ہَوائے آلِ رسول
اب تو گدّیہ گروں کی چاندی ہے　　ہیں کھڑے سِکّہائے آلِ رسول
خُم سے آسَن جمائے در پہ گدا
کوئی پیالہ پلائے آلِ رسول



غصّہ ایمان کو خراب کرتا ھے

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لّلْعٰلمین صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: غصہ ایمان کو اس طرح خراب کرتا ہے جس طرح اَیلوا (یعنی ایک کڑوے درخت کا جما ہوا رَس) شہد کو خراب کردیتا ہے۔

(شعب الایمان للبیھقی ج۶، ص۳۱۱ حدیث ۸۲۹۴)

پار بیڑا لگائے آل رسول

پار بیڑا لگائے آلِ رسول ڈوبے بجرے ترائے آلِ رسول
جو ہیں اپنے پرائے آلِ رسول سب کو اپنا بنائے آلِ رسول
ٹھوکروں پہ نہ ڈال غیروں کی ہم ہیں قدموں میں آئے آلِ رسول
تیرا باڑا ہے بٹ رہا جگ میں تُو ہی دے یا دِلائے آلِ رسول
جھولی پھیلائے ہے ترا منگتا بھر دے داتا برائے آلِ رسول
دے دے چُمکار کر کوئی ٹکڑا سگِ دَر کو رضائے آلِ رسول
دَر سے اپنے نہ کر اُسے دُر دُر دُر دے دَر کی رضائے آلِ رسول
دُور دوری کا دَور دَورا ہو دَور پھر یہ نہ آئے آلِ رسول
نگھرے در بدَر بھٹکتے ہیں دے ٹھکانہ برائے آلِ رسول
تلخیاں ساری دور ہوجائیں مئے شربت پلائے آلِ رسول
ہیں رضا غوث کے قدم بقدم ہیں قدم اُن کے پائے آلِ رسول
جس نے پایہ تمہارا پایا ہے کہہ اُٹھا میں نے پائے آلِ رسول
اپنی قدموں کے نیچے ہے جنت اور قدم ہیں یہ پائے آلِ رسول
ان کی سیرت ہے سیرتِ نبوی ان کی صورت لقائے آلِ رسول

ان کے جلوؤں میں ان کے جلوے ہیں ہر ادا سے ادائے آلِ رسول
آتے دیکھیں جو اعلیٰ حضرت کو آنکھیں کہہ دیں یہ آئے آلِ رسول
ہے بریلی میں آج مارَہرہ اعلیٰ حضرت ہے جائے آلِ رسول
قادِرِیُّوں کا ہے لگا میلہ ہے تماشا ضیائے آلِ رسول
نوری مَسْنَد پہ نوری پُتلا ہے اچھا سُتھرا رضائے آلِ رسول
چِتھر رحمت کا شامیانہ ہے سر پہ ہے یا رِدائے آلِ رسول
ہیں پَروں سے کیے ہوئے سایہ پرے قُدْسی جمائے آلِ رسول
ہیں گھٹا ٹوپ رَحْمتیں چھائیں پا ہے ظلِّ ہُمائے آلِ رسول
غَوْث کا ہاتھ ہے مُریدوں پر بَر زمیں کَالسَّمَاءِ آلِ رسول
بَرَکاتی بَرَکات کا دُولَہا شاہ احمد رضائے آلِ رسول
بَرَکاتی پیار کا سہرا تیرے سَر ہے رضائے آلِ رسول
قادِرِیَّت دُلہن بنی ، نَوْشہ شاہ احمد رضائے آلِ رسول
نور کا حُلَّہ جوڑا شاہانہ نوری جامہ عَبائے آلِ رسول
نور کی چِہرے پر نِچھاور ہے صَدقے ہم سب گدائے آلِ رسول

بیل میری بھی اب مَنڈھے چڑھ جائے
صدقہ حامد رضائے آلِ رسول



نغمۂ رسالت

ہیں عرشِ بَریں پر جَلوہ فِگَن محبوبِ خُدا سُبْحَانَ اللہ
اِک بار ہُوا دیدار جسے سَو بار کہا سُبْحَانَ اللہ

حَیران ہوئے بَرق اور نظر اِک آن ہے اور برسوں کا سفر
راکِب نے کہا اللہُ غَنِیّ مَرکَب نے کہا سُبْحَانَ اللہ

طالِب کا پتہ مَطلُوب کو ہے مَطلُوب ہے طالِب سے واقِف
پردے میں بلا کر مل بھی لیے پردہ بھی رہا سُبْحَانَ اللہ

ہے عَبْد کہاں مَعْبُود کہاں مِعراج کی شَب ہے رازِ نِہاں
دو نور حِجابِ نُور میں تھے خود ربّ نے کہا سُبْحَانَ اللہ

جب سَجدوں کی آخری حدوں تک جا پہنچا عُبُودِیَّت والا
خالِق نے کہا مَا شَآءَ اللہ حضرت نے کہا سُبْحَانَ اللہ

سمجھے حامِد انسان ہی کیا یہ راز ہیں حُسن و اُلفت کے
خالِق کا حَبِیْبِی کہنا تھا خَلقت نے کہا سُبْحَانَ اللہ



امامِ اہلِ سُنّت مُجَدِّدِ دین وملّت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان قادری فاضل بریلوی قُدِّسَ سِرُّہٗ کی بارگاہ میں

نذرانۂ عقیدت

اے رضا مرتبہ کتنا ہوا بالا تیرا
ہِند تو ہند عرب میں ہوا شُہرہ تیرا

نام اعلیٰ ہے ترا حضرت اعلیٰ تیرا
کام اَوْلیٰ ہے ترا اے شَہِ والا تیرا

کوئی کیا جانے بڑا کتنا ہے رُتبہ تیرا
اَصفِیا چومنا چاہیں وہ ہے تَلْوا تیرا

کارِ تَجدید ادا کرتا تھا خامہ تیرا
سَر پہ باطِل کا اُٹھا کرتا تھا تیغا تیرا

کتنا اونچا کیا اللہ نے رُتبہ تیرا
غَوثِ اعظم کو کیا آقا و مَولیٰ تیرا

تیرے اچھوں نے کیا ہے بڑا اچھا تیرا
پھر بھلا کیا کوئی بدخواہ کرے گا تیرا

نِسبتِ آلِ رسُول بھی عَجَب نسبت ہے
غَوث تک لے گیا تجھ کو یہ وَسیلہ تیرا

عُمر کا تیرہواں سِن ماہ دَہُم چار ہی دن
اتنی مدت میں ہوا علم کا چرچا تیرا

اس صَدی کا تُو مُجَدِّد تُو زمانے کا امام
اہلِ حق چلتے ہیں جس پہ وہ ہے رَستہ تیرا

تجھ کو اللہ نے ہر فضل عطا فرمایا
کون سا علم کہ جس میں نہیں حصہ تیرا

تجھ پہ ہے اِک تنِ بے سایہ کا ایسا سایہ
پھیلتا جاتا ہے ہر سَمت اُجالا تیرا

اس زمانے میں کوئی تجھ سا نہ دیکھا نہ سُنا
غوثِ اَعظم کی کَرامت تھی سراپا تیرا

ہر جگہ مَنظرِ اِسلام نظر آتا ہے
تیرا گھر کوچہ و بازار مَحَلّہ تیرا

آج تک بھی ترے شاگرد کے شاگردوں سے
قَصْرِ باطِل میں بلند ہوتا ہے نَعرہ تیرا

مَسْلکِ حق کی ضَمانت ہے ترا نام رضا
شانِ تَحقیق ادا کر گیا خامہ تیرا

تیری ہر بات ہے آئینۂ حق و باطِل
تیرے ہر کام میں ہے رنگ نِرالا تیرا

فاضِل ایسا کہ دیا ربّ نے تجھے فضلِ کثیر
عالِم ایسا کہ ہر عالِم ہُوا شَیدا تیرا

ہر وَرَق تیرا شَرِیْعت کی دلیلِ روشن
ایک قانونِ مُکَمَّل ہے فَتاوٰی تیرا

تیری تَحْرِیر پہ اَنگُشْت بَدَنْداں تھا عرب
تیری تَقرِیر تھی کہ قادری تیغا تیرا

تَرجَمہ وہ کیا قرآن کا کَنزُ الْاِیْماں
حَشْر تک جاری یہ فیضان رہے گا تیرا

تو نے عُنوان یہ ایمان کا دنیا کو دیا
عِشْقِ سرکارِ دوعالَم تھا وَظیفہ تیرا

میں رضا کار رہا تیرا سفر ہو کہ حَضَر
نام ہر بار میں لیتا رہا آقا تیرا

کارنامہ تری تَجدِید کا اللہ اللہ
مَسْلکِ اہلِ سُنَن بن گیا رَستہ تیرا

تُو نے ایمان دیا تُو نے جماعت دیدی
اہلسُنَّت پہ ہے اِحسان یہ آقا تیرا

مُصْطَفٰے[1] کا ترے خادِم ترے حامِد[2] کا غلام

خُوشْتَرْ بندہَ دربار ہے تیرا تیرا

معروضہ

فقیر قادری سگِ بارگاہ رضوی محمد ابراہیم خوشتر صدیقی

غَفَرَلَہُ الْمَوْلَی الْقَوِی خانقاہ قادریہ رضویہ ڈربن جنوبی افریقہ



حَسد کی تعریف

کسی کے نعمت چِھن جانے کی آرزو کرنا۔ (فتاوٰی رضویہ ج ٢٤ ص ٤٢٨) مَثَلاً کسی شخص کی شُہرت یاعزّت ہے اب یہ آرزو کرنا کہ اس کی عزت یاشہرت ختم ہو جائے۔ البتہ دوسرے کی نعمت کا زوال (یعنی ضائع ہوجانا) نہ چاہنا بلکہ وَیسی ہی نعمت کی اپنے لیے تمنّا کرنا یہ **غِبْطہ** (یعنی رشک) کہلاتا ہے اور یہ شرعاً جائز ہے۔ (طریقه محمدیه ج ۱ ص ٦١٠)

مدینہ

[1]: حضرت مفتی اعظم مولانا شاہ محمد مصطفٰے رضا خان قادری رضوی نوری قدس سرہ النوری

[2]: حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خان قادری رضوی نوری اَدْخَلَہُ السَّلَامُ فِیْ دَارِ السَّلَام

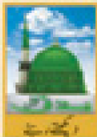
فہرس

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَہکے مَہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرِب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّتِ ثواب سُنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتِدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گُناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ



مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
فون: 021-34921389-93 Ext: 2634
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net